



بسم الله الرحمن الرحيم

شہزاد ورلڈ ڈاٹ کام

پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب عام قاری کے مطالعہ کے لیے ہیں۔

دعوتی مقاصد کے لیے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ کرنے کی اجازت ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دن کی کاوشوں میں بھرپور شرکت کریں۔

کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ، اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

contactshahzadworld@gmail.com



+923174972452

www.shahzadworld.com



نام جاوید اقبال مؤلف امام محمدؑ (حورہ اقبال)

سوانح

امام محمدؑ کے حالات زندگی اور تالیف موطا
کی خصوصیات تحریر کریں۔
جواب۔

آپ کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن حسن

بن حرقہ الشیبانی ہے۔ حضرت امام محمدؑ کو شیبانی اس لیے

نہیں کہتے ہیں کہ قبیلہ شیبان سے ان کی نسبت

والد ہے آپ کے والد عشق کے قریب ایک بستی

مصر سے تعلق رکھتے تھے جہاں سے وہ ہجرت کر کے

عراق چلے گئے اور ۱۳۲ ہجری میں واسطہ شہر

میں حضرت امام محمدؑ ان کے ہاں پیدا ہوئے بعد ازاں

کوفہ میں ان کی نشوونما ہوئی جہاں انہوں نے امام

الاعظم امام ابو حنیفہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

حدیث میں امام الاعظم کے

علاوہ آپ نے امام مالک بن انس حضرت سفیان

ثوری اور امام اورامی سے استفادہ حاصل کیا۔ آپ

عراق کے شہر ریف میں تشریف لے گئے جہاں

عماسی خلفاء میں سے ہارون الرشید بھی قیام

پذیر ہو گئے۔ آپ کی علمی جلالت سے متاثر ہو کر

آپ کو مامی الفقہ کا عہدہ پیش کیا گیا۔ جو

آپ نے قبول کیا اور چند روز بعد اس کو

محمور دیا۔ بعد ازاں آپ نے بغداد کی طرف

سفر کیا اور حدیث وفقہ میں تعلیم دینا

شروع کیا آپ کی علمی شہرت بہت ہی جلد

اس یاس کے ملازموں میں بحال گئے ہزاروں
 تشرکانِ علم نے آپ سے استفادہ حاصل کیا
 آپ نے زندگی بھی حدیث کا درس دیتے رہے
 اور بہت سے جلیل القدر ائمہ نے آپ سے درس
 لیا۔

آپ نے امّا مالک سے تین سال
 استفادہ کیا کہ ہر وقت ان کے دروازے سے
 نکلے رہے اور احادیثِ نبویہ کا بہت بڑا ذخیرہ
 اکٹھا کر لیا۔ امّا محمد قرطبی ہیں کہ صریح والد
 نے سرکہ میں بیس ہزار درہم چھوڑے جن میں
 سے بیترہ ہزار میں نے عمریٰ نحو اور سفر میں
 صرف کیے اور بیترہ ہزار حدیث و فقہ پر
 انصراف کیے جتنی رقم ملی وہ تمام میں نے
 ساری کی ساری علم حاصل کرنے پر خرچہ کیا۔
 امّا ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک
 بار میں امّا محمد کے یاس بیٹھا ہوا تھا۔ اُنہ
 میں خلیفہ الرشید آگیا سب لوگ اس کے لئے
 کھڑے ہو گئے۔ مگر امّا محمد کھڑے نہیں ہوئے
 خلیفہ دربارہ دروازے سے نکل کر داخل ہوا
 تاہم امّا محمد کھڑے ہو کر امّا عبد اللہ سے
 میں نہ بیٹھے۔

خلیفہ ہارون الرشید آپ کی
 علمی عظمت و جلالت سے بے حد متاثر ہوا اور
 آپ کو اپنے ساتھ اپنے پر جیہود بٹھا کر لایا

جب خلیفہ شہر رشتہ فاشی طرف گیا تو آپ کو
 مساکین نے مرگیا آپ نے اس سے سو گات ۱۱۹ ہجری
 ہے آپ نے عمر اس وقت ستاون (۵۷) برس
 تھی۔ اتفاق سے کہ امام نحو امام نسائی اور
 حضرت عمر ایک ہی دن اور ایک ہی جگہ فوت ہوئے
 اور خلیفہ نے ان دونوں کو دفن کر کے کہا کہ آج ہم
 نے فقر اور بدعت کو دفن کر دیا ہے،

وہی حکم عمر مبن علی فرماتے
 آج بھی کفر عالم میں آپ کو علی رضاک بھٹک
 میرے لیے آج عالم اسلام کا نابندہ مبارک ہے
 جو ناقیامت روز روشن کی طرح عیاں رہا گیا۔

سوال نمبر ۲

مشکل رفع بدین تفصیل فرمادیں۔
 جواب:

حدیث:

ہمیں امام مالک سے اسناد ہے
 سنالم سے بنی ہر عبد اللہ بن عمر سے روایت بنائی
 کہ رسول اللہ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں
 ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع
 میں جاتے اور رکوع سے سرانور اٹھاتے تو کبھی دونوں
 یا کھو اٹھاتے پھر آپ نے رکوع سے اٹھتے ہوئے سے
 اللہ لمن حمد کہا پھر رناتک الحمد کہا

حدیث

ہیں اما مالک نے نافع سے خبر دیا کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ
کھڑکھڑاتے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کرنے سے اٹھتے
تو دونوں ہاتھ پہلے سے ذرا کم اونچے اٹھاتے

نوٹ:

حزبِ نبویہ دونوں احادیث سے دوایم شیخ سابق

آئے ہیں

۱۔ رفع یدین بوقت رکوع

۲۔ رفع یدین کھڑکھڑاتا

ہم ان دونوں مسئلوں کے بارے میں تفصیل
سے گفتگو کرتے ہیں

حدیث

ہیں اما مالک نے انیسویں نے وہب سے
کسان نے حضرت خابر بن عبد اللہ الصمّانی سے حدیث
بیان کی کہ وہ انیسویں نماز میں تکبیر کھڑکھڑاتا
تو انیسویں ہمیں حکم دیا کہ جب ہم نیچے جاتے ہیں
تو تکبیر کہیں اور اٹھیں تو پھر بھی تکبیر کہیں

حدیث

ہیں اما مالک نے ابن شہاب زہری سے
انیسویں نے حضرت یحییٰ بن حسین بن ابی طالب
روایت بیان کی ہے کہ انیسویں نے فرمایا ہے کہ
حضرت وہب نیچے جاتے اور جب اوپر اٹھتے تو
تکبیر ادا فرمانے لگتے آہ کی یہی کیفیت اس وقت
تھی جب آپ اللہ عزوجل سے مل گئے

حدیث:

پہنچے ایسا مالک نے انہیں ابن
شہاب نے انہوں نے ~~حضرت~~ ابو سلمہ
بن عبدالرحمن بن عوف سے خبر دلا کہ انہوں
ابو سلمہ غازی پر اٹھائے تھے اور حبشہ جات
تک بھی تگہ کرتے اور حب اٹھتے تک بھی تگہ کرتے
پھر حب غازی سے فارغ ہوئے تو تھے کہ خدا کی
قسم تم سے ارادہ نماز رسول کریم سے نماز سے
زیادہ مشابہ ہوگا۔

حدیث

میں ثورک نے خبر دلا کہ میں
حسین نے ابن اصبغ سے انہوں نے عبداللہ بن عقیل
سے خبر دلا کہ وہ نماز شہر نماز کے وقت یا تو اٹھا
کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے محل سے رو مشر
معلوم ہوئے ایک یہ کہ آپ عرف تگہ حکم کے
وقت یا حقوں کو اٹھایا کرتے تھے پھر یوں نماز میں
رفعیہ میں نہیں کرتے تھے لیذا ان سے رفعیہ میں والی
روایت خود ان کے محل سے مشورہ ہونا ثابت ہو گئی
دوسرا مسئلہ یہ کہ تگہ حکم کے وقت
دو تھوں یا تھو کاٹوں تک نلکہ کو کرتے تھے ابن عمر سے
دو تھوں محل صلاک اصناف کی تائید و توثیق کرتے ہیں ان
سے عمل کے ثابت کر دیا کہ رفعیہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ
کرتا خلاف سنت ہے اور کاٹوں تک تگہ حکم کے وقت یا تھو
اٹھانا سنت کے مطابق ہے۔

سوال النہجی

قراءة خلف الدہان اختلاف سمیت

وضاحت کریں۔

جواب۔ ہمیں امامانک نے جناب شریف سے

اس میں ابن الکیم لے نے حضرت ابو ہریرہ سے ضرر کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غار میں تھے میں آپ نے بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کی تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ کوئی میری آواز سے بلند کرے قرآن پڑھا جائے ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیا ہوں کہ کہہ دیا میرے ساتھ قرآن میں جھگڑا کر گئی اس کے بعد لوگوں نے حضور کے ساتھ ان نمازوں میں قرآن پڑھنا بند کر دیا میں میں آپ نے بلند آواز سے پڑھنے سے منع فرمایا

سن لے

حدیث:

ہمیں امامانک نے ناخ سے اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے نے بار بار میں پوچھا کہ کیا وہ امام کے ساتھ قرأت کرتا جب ہم میں سے کوئی ایک امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس لئے امام کی قرأت سے کافی ہے اور ابن عمر امام کے بیٹے ہیں کہ قرأت کرتے ہیں

حدیث:

ہمیں امامانک نے وہاب بن لیسان سے ضرر کہ اس میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا جس نے کوئی رعدت بغیر قرأت پڑھی

اس نے نماز نہ پڑھی یا اگر اس کے بیٹھے یہ تو لیر
قرأت کے نماز ہو گئی۔

امام احمد کہتے ہیں کہ اماں کے بیٹھے قرأت
میں جیسے وہ نماز پڑھ رہی ہو یا غیبت میں اس کی
نائید میں عا آتا رہیں اور یہ امام المظاہر کا سند
ہے۔

حدیث:

امام احمد کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ
بن محمد بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب
نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ
جو اماں کے بیٹھے نماز پڑھے اماں کی قرأت اس کے
کے کافی ہے۔

حدیث:

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے امام کے
بیٹے قرأت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں
نے فرمایا کہ قرأت تک خاموش رہو نماز میں یہ شغل
ہے یہیں تمہیں اماں کی قرأت کافی ہے۔

حدیث:

امام احمد کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کثیر بن عامر
نے ابی ابراہیم نخعی سے خبر دیا انہیں علقمہ بن قیس نے
خبر دیا کہ میرے پاس آٹھ ماں لگا رہی ہیں اس سے زیادہ
اجناس ملو کہ بیٹا ہے کہ اماں کے بیٹھے قرأت کروں۔

حدیث

امام احمد کہتے ہیں کہ میں دائرہ میں تھا
 حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے کسی
 عزیز سے خبر لی کہ ان سے نہ گھر کا گناہ نہ جناب
 سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے
 قرأت کرنا ہو میرا دل جانتا ہے کہ اس نے عذر میں
 انگارہ لپیٹا

حدیث

حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص
 امام کے پیچھے قرأت کرنا ہے کاتب اس کے عذر
 میں لپیٹ دے

حدیث:

امام احمد کہتے ہیں کہ میں دائرہ میں تھا
 نے عمرو بن محمد بن زید بن ثابت سے خبر لی کہ
 ہمارے دارا جاہ نے فرمایا جو شخص امام کے
 پیچھے قرأت کرنا ہے اس کا کوئی عذر نہیں ہے

سوال نمبر ۱

درج ذیل عبارت پر اسرار لکھا
کر شریعت میں اور مسئلہ کی وضاحت کریں

پیر :-

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَمْرِو الرَضَائِي
أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَمَّانَ كَانَ يَقُولُ غِي حَقِيقَتُهُ إِذَا
فَاقَتِ الْقُلُوبُ فَأَمَدُوا الْقُتُوفَ وَخَافُوا بِالْمَنَارِ
فَالْأَمَدُ الْقُتُوفُ مِنَ تَأْمِيرِ الْقُلُوبِ ثُمَّ لَمْ
يَكُنْ قَتْمًا بَلْ تَبْرُحًا قَدْ فَكَّكُمْ بِسُوءِ الْقُتُوفِ
فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ تَرَسَدَتْ فَيَكْرَهُ

ترجمہ :-

مالک بن ابی عامر الرضائی سے خبر ہے کہ
حضرت عثمان بن عفان خطبہ میں فرمایا کرتے تھے
جیکہ امامت کیا جائے تھی لوگوں نے بعض درست کرو اور
کچھوں کو برا نہ کر لو کیونکہ صفوں کا درست بیونا
تمام نماز میں سے ہے چہرہ اس وقت تک تکرر نہ کرے
جس پر وہ لوگ نہ آجائے جو آپ نے صفوں کی درستگی
کلیتہً مسترد کر دی ہے کیونکہ یہ ضرور ہے کہ بعض درست
بیونگی صفوں میں آپ کی تکرر ہے۔

وضاحت :-

امام احمد کے حوالے سے یہ ہے کہ
نماز میں کوئی ایسا نہ ہو جو نماز میں امام کے ساتھ

تو باز کیلئے کھڑے ہوں اور صفتیں درست ہیں
اور مکتوبوں کو برابر نہیں پھر جب یہ وقت ہوا
فرقہ صلاۃ کیے تو امام تکبیر کیے اور یہی امام کا قول

سوال نمبر ۲

مختصر جواب دیں

۱۔ امام محمد کے نزدیک غسل پورا جمعہ فرض ہے

یا عشر فرض ہے

۲۔ امام محمد کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے
واجب نہیں اس کی تائید میں بہت سے آثار آئے ہیں

مستحب کا معنی کیا ہے

۳۔ اذان کے دوبارہ اعلان کرنے کو مستحب کہتے ہیں

عورت کا اور مرد کا ایک یں بہر تن میں وضو کرنا

کیسا ہے

۴۔ امام محمد کہتے ہیں اس میں کوئی فرق نہیں کہ عورت

مرد کے ساتھ بہر تن میں سے وضو کرے یا غسل کرے

یا آٹا چائے پہلے عورت شروع کرے یا مرد اور یہی امام

اعلام کا قول ہے

۵۔ ایک بیوی بیوٹی چمن کو کھانے کے بعد

وضو کے بارے میں بارے میں اصناف کا موقف

عقرا عشر پر ہے

اما کچھ کہتے ہیں کہ اس پر بیمارا محل ہے جس چیز
 کو آگ نے چھو ا ہو یا جو چیز جسم کے اندر داخل ہو
 اس میں وہ نوع نہیں ٹوٹتا۔ وہ جو جسم سے ناپاک چیز
 کے ٹکڑے نہ ٹوٹتا ہے بہر حال جو کچھ نا آگ سے پھانک
 کھو جائے یا آگ سے نہ پھانک گیا ہو ان دونوں کے
 کچھ سے جو چیزیں ٹوٹتا اور یہی اسکا ابو حنیفہ کا
 قول مبارک ہے۔

در استیجار سے کیا مراد ہے؟
جواب: استیجاء کہلے پیٹھروں کا استیصال کرنا استیجار
 کہل کرنا ہے۔

امتح

حمد

ن: الو

یس۔

رَلَّةُ مَ

نَ مَا

احدًا

عَلَيْ

اسلا

تبع و

ریر



بسم الله الرحمن الرحيم

شہزاد ورلڈ ڈاٹ کام

پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب عام قاری کے مطالعہ کے لیے ہیں۔

دعوتی مقاصد کے لیے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ کرنے کی اجازت ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دن کی کاوشوں میں بھرپور شرکت کریں۔

کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آج لائن مطالعہ، اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

contactshahzadworld@gmail.com



+923174972452

www.shahzadworld.com

